بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۳۸ | جمعرات ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۲۸ احسان ۱۳۶۳ ہش ۲۸ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان / جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر خدا نیست سے ہست کرنیوالا نہ ہوتا تو ہم زندہ ہی مر جاتے

ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے عجیب کام ہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے

جو اسکی جناب میں قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے اسکو وہ دکھلاتا ہے کہ میں بھی قوی ہوں

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت ہے وہ انسان جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"

(کشتی نوح ص۱۹)

"ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اس نے روح پیدا کی اور نہ ذرات اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں اور ترقیات سے نئی نئی روح وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کرنے والا نہ ہوتا تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے؟ اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔"

(نسیم دعوت ص۶۹-۷۰)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ٭ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(درثمین ص۱۰۱)

"اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے جب ایک شخص اس کے آستانے پر ایک نئی روح لے کر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اس کی رضامندی کے لئے پیدا کر لیتا ہے تب خدا بھی اس کے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اس بندے پر جو خدا ظاہر ہوا ہے وہ اور ہی خدا ہے نہ وہ خدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پر جس کا ایمان کمزور ہے کمزور کی طرح ظاہر ہوتا ہے لیکن جو اس کی جناب میں ایک نہایت قوی ایمان کے ساتھ آتا ہے وہ اس کو دکھلا دیتا ہے کہ تیری مدد کے لئے میں بھی قوی ہوں۔ اسی طرح انسانی تبدیلیوں کے مقابل پر اس کی صفات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جو شخص ایمانی حالت میں ایسا مفقود الطاقت ہے کہ گویا میت ہے۔ خدا بھی اسکی تائید و نصرت سے دستکش

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

۔۔ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے عزیز مکرم مرزا جمد النجیم احمد صاحب کی طبیعت چھ سات دن سے مسلسل بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب کرام سے عزیز موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(جمال الدین گیانی۔ منیجر الفضل)

۔۔ خاکسار کو دو تین روز سے پھر دل کی بے قاعدگی گھبراہٹ اور کمزوری کی زیادہ تکلیف ہو گئی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ فضل عمر ہسپتال میں داخل کر لینا مناسب سمجھا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کاملہ اور کارآمد زندگی کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ

محمد صدیق امرتسری
طارق منزل۔ دارالبرکات۔ ربوہ

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال علاج کی غرض سے کراچی میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ اب کافی حد تک صحت یاب ہو گئی ہیں صرف بیٹھ کر لکھنے پڑھنے سے کندھے میں درد اور تھکاوٹ

(باقی ص۷ پر)

ربوہ میں نماز عید الفطر

البیت الاقصیٰ ربوہ میں نماز عید الفطر کا وقت صبح آٹھ بجے مقرر کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ نماز پورے وقت پر شروع ہو جائے گی۔ خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد)

۔۔ ادارہ الفضل کی طرف سے قارئین کرام کی خدمت میں

عید مبارک

ادارہ

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۸ احسان ۱۳۶۳ ہش

خدا والوں کی دائمی عید اور اس کی ماہیت

رمضان کا بابرکت مہینہ پورا ہونے پر یکم شوال کو عید منائی جاتی ہے۔ یہ عید اظہارِ تشکر کے رنگ میں اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو رمضان کے عظیم مجاہدہ میں سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کی توفیق عطا فرما کر اس کی راہ میں مشقت اٹھانے اور قربانی کا مظاہرہ کرنے کی سعادت بخشی۔

رمضان کا مجاہدہ پورا ہونے پر اب ہم عید منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور اس لئے مصروف ہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ نے ہمیں عید منانے کا حکم دیا ہے۔ اس عید منانے کی وجہ، جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت فضل عمر نوّر اللہ مرقدہٗ پر ایک القاء کے ذریعہ منکشف فرمایا، یہ ہے کہ فی الاصل رمضان میں مامورین الٰہی کے زمانہ کو دہرایا جاتا ہے۔ جس طرح مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو ابتداً مشکلات و مصائب میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یعنی طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اور انہیں اپنی جان، مال، اور اپنے جذبات کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں بھی خدا والے مسلسل ایک ماہ تک بھوک پیاس برداشت کرتے ہیں۔ معمول سے بڑھ کر عبادات بجالاتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے مولےٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہیں جس طرح مامورین الٰہی کی جماعتوں کے لئے ابتدائی زمانہ کے مصائب برداشت کرنے، متضرعانہ دعاؤں سے کام لینے اور قربانیاں پیش کرنے کے بعد کامیابیوں، ترقیوں اور غلبۂ حق کا زمانہ جو بمنزلۂ عید ہوتا ہے ضرور آتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے رمضان کے مجاہدے اور مشقت کے بعد مومنوں کو عید منانے کا حکم دیا ہے۔ یہ عید دراصل اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ تا خدا والوں کو یہ باور کرایا جائے کہ دین کی خاطر ان کا اذیتیں اٹھانا اور قربانیاں پیش کرنا عبث نہیں ہے۔ ان کے نتیجہ میں ان کے اور ان کی نسلوں کے لئے غلبۂ حق کی شکل میں دائمی نوعیت کی ایک بہت بڑی اور عظیم الشان عید کا دیکھنا مقدر ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خدائی جماعتوں کے لئے رمضان کے عظیم مجاہدہ میں ایک بہت ہی اہم سبق مضمر ہوتا ہے۔ اس سبق کی عظمت و اہمیت کو بجز ان کے اور کوئی جان نہیں سکتا۔ اس لئے کہ وہ خدائی منشاء کے بموجب ایک مستقل نوعیت کے طویل المیعاد رمضان میں سے گزر رہی ہوتی ہیں اور اس یقین سے لبریز ہوتی ہیں کہ اس طویل المیعاد رمضان کے صبر آزما مجاہدے اور مشقت کے بعد ان کے لئے ایک ایسی عید دیکھنی مقدر ہے جو چلتی چلی جائے گی اور کبھی ختم نہیں ہوگی اور وہ ہے غلبۂ حق کی شکل میں ظاہر ہونے والی دائمی۔

پس رمضان ہمیں ہر سال یہ یاد دلانے آتا ہے کہ مشکلات و مصائب اور مشقتوں کے دور کے بعد غلبۂ حق کے دور کا آنا یقینی ہے۔ اگر ہم مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں گے اور نہایت پامردی سے مشقتوں پر مشقتیں اٹھاتے چلے جائیں گے تو غلبۂ حق کی وہ دائمی عید ہمیں دیکھنی نصیب ہوگی۔ جو ان مشکلات و مصائب کی اوٹ میں ہماری طرف بڑھی چلی آرہی ہے۔ اس کی آمد کے آثار ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم اس کا استقبال کرنے اور خوش ہونے اور خوشیاں منانے کی تیاریاں کریں۔

اگر ہم نے رمضان کے فلسفہ میں پوشیدہ اس سبق سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے تو ہمیں رمضان کے اختتام پر عید الفطر کی شکل میں آنے والی عید منانے کا پورا پورا حق پہنچتا ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور ہمارا سابقہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ ہمارے احباب ایک خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں نہ صرف رمضان کے فلسفہ میں پوشیدہ اس سبق سے آگاہ ہیں بلکہ وہ اسکی حقیقی معرفت سے پوری طرح بہرہ ور ہیں۔ لہٰذا ہم جملہ احباب جماعت کی خدمت میں صمیم قلب سے عید کی مبارکباد عرض کرتے ہیں اور ان سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ رمضان کے مجاہدہ میں سے گزرنے اور عید الفطر کی خوشیاں منانے کے نتیجہ میں دنیا بھر میں غلبۂ حق کی جدوجہد کو اور زیادہ تیز کر دکھائیں گے تا عالمی سطح پر غلبۂ حق کی حقیقی اور دائمی عید کا دن جلد طلوع ہو اور یہ کرۂ ارض اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری حقیقی عید

مبارک ہو عزیزو دوستو! پھر یوم عید آیا
سعادت اپنے دامن میں لئے یوم سعید آیا
عیاں ہیں ہر طرف جلوے خدا کے فضل و رحمت کے
جدھر دیکھو کھلے ہیں پھول خوشیوں اور مسرت کے
مہک شیرینیوں کی آرہی ہے آج گھر گھر سے
نوازا ہے خدا نے ہر کسی کو لقمۂ تر سے
الٰہی! یا الٰہی آج ہر انساں کو خوش کر دے
غم و اندوہ کے ماروں کے بھی خوشیوں سے گھر بھر دے
جو ہیں محتاج کر دے اُن کی ساری حاجتیں پوری
ہر اک کو ہاتھ سے اپنے پلا دے جامِ کافوری
ترے بندے جو ہیں بے خانماں، آباد ہو جائیں
جو بے اولاد ہیں وہ صاحبِ اولاد ہو جائیں
جو ہیں بیمار اے شافی، شفا اُن کو عطا فرما
تو اپنی رحمتوں کا آسرا اُن کو عطا فرما
امام اپنے، خدایا!، جو تری نایاب نعمت ہیں
مجسّم تیری نصرت تیری قدرت تیری رحمت ہیں
جماعت کے لئے جو موجبِ تنظیم و وحدت ہیں
بلادِ غرب میں مصروفِ تبلیغ و اشاعت ہیں
رہیں ہر لمحہ وہ تیرے فرشتوں کی حفاظت میں
پھلے پھولے وہاں پر دینِ حق ان کی قیادت میں
رہِ حق سے جو ہیں بھٹکے ہوئے راہِ ہُدیٰ پالیں
عمل کر کے ترے قرآں پر تیری رضا پالیں
ہماری تو حقیقی عید یارب اُس گھڑی ہوگی
کہ دنیا جب یہ ساری حق کی شیدا ہو گئی ہوگی
ہے یہ ایماں ہمارا وقت وہ اب جلد آئیگا
تمام ادیان پر دینِ خدا جب غلبہ پائے گا

— (محمد صدیق امرتسری۔ سابق مربی مغربی افریقہ) —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر کی آمد آمد

اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور مخلوقِ خدا سے محبت کا اجتماعی جشنِ مسرت

محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر۔ مربی سلسلہ ربوہ

رمضان کے روزوں کی عبادت و ریاضت سے نفس امارہ اور نفس لوامہ کو ختم کرنا مقصود ہے اور نفس مطمئنہ کا حصول ہے۔ روزہ اپنے احکام اور مسائل کی وجہ سے نفس انسانی پر غیر معمولی روحانی تاثیر ڈالتا ہے رمضان المبارک کا ماحول سراسر نیکی اور تقویٰ کا حامل ہے۔ روزہ ایک ایسی انقلابی عبادت ہے جس میں انفرادی اور اجتماعی تربیت ہوتی ہے۔ امیر اور فقیر، شاہ و گدا، آجر و اجیر افسر اور ماتحت مساوات کی زندگی گزارتے ہی سب کو اکل و شرب سے پرہیز ہوتا ہے اور سب روزہ دار حاکمیت الٰہی کا اعتراف کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ یہ روحانی فاقہ اور قدغن لسان حال سے عملاً اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار ہے۔ روزہ حکم ربانی ہے جو کئی پابندیوں اور قیود کو لیئے ہوئے ہے۔ ایک ماہ کے روزوں کے بعد ہلال عید طلوع ہوتا ہے اور اس کے بعد روزہ داروں کو ایک مسرت کے جشن سے نوازا جاتا ہے جسے عید الفطر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

اس وقت فرزندانِ توحید ہلال عید کا انتظار کر رہے ہیں۔ بازاروں میں گہما گہمی ہے۔ نئے ملبوسات کی خریداری ہو رہی ہے۔ اکل و شرب کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اعزاء و احباء کی خاطر مدارات اور تواضع کی تیاری ہو رہی ہے۔

عید الفطر کے لفظی معنے روزہ چھوڑنے کی تقریب مسرت ہیں۔ یہ عید الفطر ان روزہ داروں کے لیئے حقیقی تقریب مسرت ہے جنہوں نے رمضان المبارک میں بھوک اور پیاس کو محض رضائے ربانی کی خاطر برداشت کیا اور احکام خداوندی کی ایماناً و احتساباً اطاعت کی۔ یہ عید الفطر اس امر کا اعلان ہے کہ ایک مرد مومن روزہ کی عبادت میں کامیاب ہو گیا ہے اور اس کی خوشی میں یہ اجتماع مسرت ہے۔

(۲)

عید الفطر کے لیئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے خصوصی ہدایات و احکام دیئے ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان تمام ہدایات کا خلاصہ یہ ہے، غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ اچھے کپڑے اور صاف ملبوسات پہننا، خوشبو کا استعمال کرنا۔ نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا۔ راستے میں آتے جاتے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد کے کلمات کا ورد کرنا یہ خدا تعالیٰ کی کبریائی عظمت اور حمد کا اعتراف ہے اور اس کے احکام کے سامنے سر بسجود ہونا ہے۔

عید گاہ جانے سے پہلے صدقۃ الفطر کی ادائیگی لازم اور واجبی ہے۔ ایک حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے کہ صدقۃ الفطر (فطرانہ) کی ادائیگی کے بغیر روزہ کی قبولیت ہی نہیں ہوتی۔ یہ صدقۃ الفطر رمضان کے مہینہ کے ختم ہونے سے پہلے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے تاکہ مساکین اور فقراء بھی عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔ صدقۃ الفطر اس امر کا عملی ثبوت ہوتا ہے کہ روزوں کی غرض پوری کر دی گئی ہے۔ عید الفطر کی اہمیت و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ قوم کے پسماندہ اشخاص سے ہمدردی کی روح پائی جاتی ہے اور اس سے مقصد امراء و فقراء کے تعلقات میں اعتدال پیدا کرنا ہے اور کشیدگی کو دور کرنا ہے وگرنہ معاشرہ میں امیر اور فقیر کے درمیان نفرت اور کدورت کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو جاتی ہے اور معاشرہ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

روزہ اور صدقۃ الفطر کا مقصد اس کا ازالہ ہے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی حکمت

طهرة للصيام وطعمة للمساكين

کے الفاظ میں یہاں فرمائی ہے یعنی یہ فطرانہ روزوں کی پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور مساکین کے لیئے خوراک ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی اس نومولود بچہ کی طرف سے بھی ضروری ہے جو عید الفطر کی نماز سے پہلے پیدا ہوا ہو۔

شرعی اصطلاح میں صدقۃ الفطر کا مفہوم روزہ دار کی غلطیوں اور لغزشوں کا کفارہ اور اس کی تلافی کے لیئے ایک ذریعہ مہیا کرتا ہے اور یہ مساکین کی مالی خدمت و اعانت ہے اس کو زکوٰۃ الصوم روزہ کی زکوٰۃ اور زکوٰۃ رمضان کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ یہ انفرادی اور اجتماعی فوائد کو لیئے ہوئے ہے تا مخلوق خدا جو ہمدردی کی مستحق ہے اس کے حقوق ادا کیئے جائیں صدقۃ الفطر میں اقتصادی اور معاشرتی مساوات کا سبق زریں ہے۔

(۳)

عید الفطر کی اہمیت، عظمت اور افادیت اس عظیم نکتہ میں مضمر ہے کہ معاشرہ میں اخلاقی تعمیر و تطہیر ہو، حالات خوش گوار ہوں۔ اخلاقی انحطاط نے ہمارے ملک کے معاشرہ کو کھوکھلا کر دیا ہے زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ رشوت کا بازار گرم ہے اور اس کا بھاؤ گراں ہوتا جا رہا ہے۔

امیر اور فقیر کے درمیان تفاوت نے عداوت اور نفرت کے بیج بو دیئے ہیں۔ یہ عید الفطر کی تقریب جو روزوں کی عبادت کا صلہ ہے اور اعلان مسرت ہے یہ اس امر کا اظہار ہے کہ قوم میں یگانگت، وحدت، باہمی محبت، اخوت، مساوات مواسات۔ صلہ رحمی، عفت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ پیدا ہو اور سب سے بڑھ کر خشیۃ اللہ قلوب میں پائی جائے۔ عید الفطر کا مقصد یہ ہے کہ یہ بتایا جائے کہ فرزندانِ توحید میں زندگی کے آثار موجود ہیں۔ اور یہ فعال قوت ہے۔

عید الفطر ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ باہمی اتحاد سے قوم اپنی مشکلات کو حل کر سکتی ہے۔ ہمارے ہاں امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں ہے انما المومنون اخوۃ پر ہمارا عمل ہے عید الفطر کا دن عبادت بھی ہے جس کے لیئے نماز ہے اور اس کے لیئے خصوصی احکام ہیں اس میں تکبیرات کا غلغلہ ہوتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے سرنگوں ہیں اور یہ عید الفطر مخلوق خدا کی خدمت بھی ہے عید کی نماز میں بڑے چھوٹے مرد عورت سب شامل ہو کر اللہ اکبر اللہ اکبر کی تکبیرات سے ایک عجیب سماں پیدا کرتے ہیں۔ جس سے فضا میں ارتعاش ہوتا ہے۔ زبان پر حمد ربانی کے ترانے ہوتے ہیں۔

(۴)

مدینہ منورہ کا واقعہ ہے کہ اہل مدینہ شہر سے باہر عید گاہ سے نماز عید کی ادائیگی کے بعد اپنے گھروں کو واپس آ رہے تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں حضرت حسن اور حسین علیہما السلام تھے۔ حضور بچوں سے بہت ہی محبت و شفقت سے پیش آتے ایک جگہ کئی بچے کھڑے تھے ان میں ایک بچہ ایسا ہے جس کے چہرہ پر اداسی رنگ زرد کپڑے بوسیدہ پاؤں اور سر سے ننگا آنکھوں میں آنسو ہیں۔ پیکر شفقت و رافت کی نگاہ مبارک اس پر پڑتی ہے حضور دریافت فرماتے ہیں۔ بیٹے تمہارا باپ کہاں ہے؟

وہ کہتا ہے میرا باپ وفات پا چکا ہے۔ رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا آپ نے فرمایا بیٹا میں بھی چھوٹا سا تھا تو میرے ماں باپ نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آج سے میں تمہارا باپ ہوں حضور انور اس یتیم بچہ کو گھر لے جاتے ہیں اس کو اچھے کپڑے پہناتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔ اب یہ یتیم بچہ جب اپنے ساتھیوں میں خوش ہو کر ان کے ساتھ کھیلنے لگا تو اس کے ساتھیوں نے پوچھا یہ کپڑے تم نے کہاں سے لیئے؟ وہ بولا یہ میرے ابا نے دیئے ہیں۔ تمہارا ابا کون ہے؟ بچہ بولا: "میرے ابا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں"

اگر آج ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور مثالی نمونہ کو اختیار کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید کے دن امراء غریبوں کے گھروں میں جائیں اور انکو تحائف

اس میں آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں ہیچ ہو جائیں گی

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر ۱۲ جولائی ۱۹۸۳ء سے چند اقتباسات

رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں۔ ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی نہیں بلکہ ہر مذہب کا خلاصہ ہیں۔ ان میں سے ایک عبادتِ الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمتِ خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے۔ یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے۔ اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی۔ اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہیئے اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے ...

پس آج اگر اس جذبہ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور ... رونقیں بڑھائیں کہ ... ہماری عید یہی ہے کہ ہم عبادت کریں اور خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور عرض کریں لبیک اللھم لبیک۔ اے میرے اللہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور میں نے تیرے سبق کو بھلایا نہیں ہے۔ اب تو مجھ سے پیار کا اظہار فرما مجھ پر محبت کے جلوے ظاہر فرما۔ تو میرا ہو جا، مجھے ان عبادتوں کی لذت بخش۔

الغرض جو شخص عید کے دن ایسی نمازیں پڑھے گا اس کی تو عید ہی ہے۔ وہ عید میں ایسی لذت پائے گا کہ غیر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے عید کا دوسرا پہلو خدمتِ خلق ہے۔ غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا یہ اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمتِ خلق سے تعلق رکھتے ہیں ....

اس نقطۂ نگاہ سے میں آپکو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے۔ یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں .... آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے۔ زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لیے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لیے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لیے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا۔ غریب بچوں کو دیں تا کہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ وہ پھل پکڑیں گھر سے اٹھائیں کچھ بچوں کے لیے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید کی مبارک باد دیں گے انکے حالات دیکھیں گے اور انکے ساتھ ملنے

لیں اور اقتصادی و معاشرتی مساوات کو اپنائیں تو معاشرہ جن مشکلات سے دوچار ہے اس کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔

مقام افسوس ہے کہ آج عید الفطر کو ظاہر پرست اشخاص نے موسیقی اور رنگا رنگ کے پروگراموں کے لیے مخصوص کر دیا ہے یہ رمضان کی روح اور مقصد کے سراسر خلاف ہے یہ اس تمدن اور معاشرہ کے خلاف ہے جس کے لیے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ یہ عید رمضان المبارک کے اختتام پر جو منائی جاتی ہے یہ بلند و بالا روحانی مقصد کو لئے ہوئے ہے۔ اور اس کی اہمیت و افادیت مسلم ہے ہلال عید نوید مسرت لے کر آتا ہے۔ ان کے لیے جو اس کے عملی پہلو کو اختیار کرتے ہیں۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اپنی مشہور تصنیف غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔

"عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو خدا کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے عید ان کی نہیں جنہوں نے بہت سی خوشبوؤں کا استعمال کیا عید تو ان کی ہے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اس پر قائم رہے عید ان کی نہیں جنہوں نے بڑی بڑی دیگیں چڑھائیں اور بہت سے کھانے پکائے عید تو ان کی ہے جنہوں نے مقدور حد تک نیک بننے کی کوشش کر کے سعادت حاصل کی عید ان کی نہیں جو دنیاوی زینت کے ساتھ نکلے بلکہ عید تو ان کی ہے جنہوں نے تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کی عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ عمدہ سواریوں پر سواری کی عید تو ان کی ہے جنہوں نے گناہوں کو ترک کر دیا اور عید ان کی نہیں جنہوں نے اپنے مکانوں کو چراغاں سے آراستہ کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو دوزخ کے پل سے گزر گئے"

سکھ بانٹیں گے.....

اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس آئیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑی ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم بڑے ہی ناشکرگزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہا ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔"

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۸۳ء صفحہ ۲ تا ۴)

محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (مرحوم) سابق ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۱۴ رمضان ۱۴۰۴ ہجری بروز جمعرات لاہور میں مختصر علالت کے بعد بعمر ۸۱ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

وفات کے وقت مرحومہ اپنی بڑی بیٹی محمودہ بیگم صاحب کے ہاں لاہور میں مقیم تھیں۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اسلئے ان کا جنازہ اگلے روز مورخہ ۱۵ جون لاہور سے ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر البیت المبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ کے تین بیٹے چوہدری شریف احمد صاحب منیجر بنک ڈڈھیال، چوہدری رشید احمد صاحب بریڈفورڈ انگلستان اور چوہدری لئیق احمد صاحب چیف انجینئر نائیجیریا اور چار بیٹیاں۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد المالک صاحب مرحوم مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد خان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت جہلم رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نصیر احمد خان صاحب ڈائریکٹر چیڑیا گھر اور مکرم مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ بہت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

رمضان کے آخری عشرہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو اعتکاف کا حسین منظر

عاجز راقم جب بیت المبارک میں جاتا ہے تو اس کے کونہ میں ایک روح پرور منظر دیکھتا ہے ایسا منظر جو جاذب نظر بھی ہے اور افکار بھی ہے تین چادروں کے پردہ سے ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا ہے اس میں ایک فرزند توحید رمضان کے آخری دس ایام میں دھونی رما کر بیٹھا ہوا ہے جسے معتکف کہتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں روزہ دار ایک عظیم نعمت سے نوازا جاتا ہے اور وہ نعمت اعتکاف کی ہے۔ اعتکاف کیا ہے؟ اس کے لفظی معنے تو ٹھہرنے اور ایک جگہ جم کر بیٹھنے کے ہیں۔ مگر شرعی اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر قسم کے دنیاوی امور سے کنارہ کش ہو کر اور ان کو کلیتہً چھوڑ کر عبادت، ذکر الٰہی کی نیت مبارکہ سے رضائے ربانی کو مدنظر رکھ کر خانہ خدا میں رات دن قیام کرے اور یہ آخری دس دن خالصتہً عبادت الٰہی کے لئے وقف کر دے۔ اعتکاف میں معتکف کا وقت تلاوت قرآن کریم، تسبیح و تحمید تکبیر و تہلیل اور درود شریف کے پڑھنے میں گذرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو محض عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے اور اس کی زبان پر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے الفاظ ہوتے ہیں۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اعتکاف کی عبادت کے لئے بہترین وقت رمضان کے آخری دس ایام ہی ہو سکتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں تزکیہ نفس اور تعلق باللہ کے لئے جو ریفریشر کورس مقرر کیا گیا ہے اس میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے اعتکاف کی عبادت رکھی گئی ہے۔ اعتکاف سنت ہے۔ جس شخص کے احوال و کوائف اجازت دیں وہی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ آپؐ ہر سال رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔

اعتکاف کے کچھ قواعد و ضوابط ہیں جن کی پابندی ضروری ہے۔ بنیادی پابندی یہ ہے کہ معتکف رمضان کی بیسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر خانہ خدا میں اپنے جائے اعتکاف میں داخل ہو جائے۔ معتکف خانہ خدا سے باہر کسی کام کے لئے نہیں جا سکتا۔ سوائے قضاء حاجت غسل اور جمعہ کی نماز کے لئے اگر قضاء حاجت کے لئے، چلتے چلتے رستہ میں کسی کی بیمار پرسی کر لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ روایت میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے ہوئے بیمار کو پوچھ لیا کرتے تھے مگر اس کے لئے ٹھہرتے نہیں تھے۔ اعتکاف کے جملہ احکام و مسائل اور معتکف کی اپنی کیفیت کلیتہً دنیا سے انقطاع اور تبتل الی اللہ کی ہے۔ جبکہ ایک روزہ دار خدا تعالیٰ کے حضور یہ دس دن عجز و نیاز اور توبہ و استغفار میں گذارتا ہے اور اس کے لیل و نہار عبادت میں گزرتے ہیں۔

اللہ اکبر و سبحان اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی پاکیزہ سنت قائم فرمائی جو محض رضاء ربانی، تقویٰ اور نفس مطمئنہ کے حصول کے لئے ہے۔ آپ نے معتکف کا مقام اور فضیلت یوں بیان فرمائی ہے:۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ ھُوَ یَعْتَکِفُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے شخص کی طرح جاری رہتا ہے۔

ان الفاظ میں اعتکاف بیٹھنے والے کو بشارت دی گئی ہے کہ وہ خانہ خدا میں مقیم رہنے کی وجہ سے گناہوں سے رک جاتا ہے اور کئی قباحتوں اور بدیوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ رہتا ہے۔ اس کے ماحول میں تبدیلی آجاتی ہے۔ اس کے دل و دماغ پر نیکی اور تقویٰ کے خیالات موجزن ہوتے ہیں

کیسی حسین اور باکمال عبادت ہے میں ان معتکفین کو دیکھ رہا تھا کہ ان کے چہروں پر ایک ایسی نورانی کیفیت تھی جس کا ذکر قرآنی آیت

سیماھم فی وجوھھم
من اثر السجود

میں ہے۔ ان کی نگاہوں میں انکساری تھی اور وہ سراسر عاجزی کا نمونہ تھے۔ ان میں بعض عمر رسیدہ، بعض درمیانی عمر کے اور بعض بالکل جوان ہیں۔

عجیب منظر! ایک چھوٹی سی بستی جس کے مکین تقریباً پینتیس ہیں۔ مگر اس بستی کے جملہ مکین ضابطہ قرآنی کے پابند ہیں ہاں ایسا ضابطہ جو الف سے ی تک عبادت تعلق باللہ، ذکر الٰہی دعا، تلاوت قرآن پاک، تسبیح و تحمید پر مشتمل ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دھونی رما کر بیٹھنا ہے۔ مراقبہ، محاسبہ، تزکیہ نفس اور اصلاح نفس اس کا مقصد ہے میں اس بستی کو دیکھ رہا تھا اور اس بستی کے مکینوں کو دیکھ رہا تھا۔ میری زبان پر یہ الفاظ تھے۔ بلاشبہ یہ بستی ذاکرین عابدین اور قائمین باللیل والنہار کی ہے اللہ تعالیٰ ان معتکفین کی عبادت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ اور اپنی رضاء کی راہیں ان پر کھول دے اور ان کے مقاصد جمیلہ میں کامیابی دے۔

اعلان دارالقضاء

(۱) مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال ساکن رام پورہ ضلع لاہور نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۲۸/۱۰ دارالیمن ترکہ محمد حسین صاحب مرحوم ولد سرور صاحب ان کے نام منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

(۲) مکرم مجیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری عزیز اللہ خان صاحب مرحوم نے بذریعہ اپنے مختار عام چوہدری خالد جاوید ایڈووکیٹ سکنہ چک نمبر ۱۲۷ ج.ب درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری عزیز اللہ خان صاحب مرحوم کے نام دو پلاٹ ۲۰۳۴/۵ برقبہ دس دس مرلہ الاٹ شدہ ہیں فیصلہ کیا جائے۔

مندرجہ ذیل وارثان میں شرعی طور پر تقسیم کر دیا جائے۔

۱۔ مجیدہ بیگم بیوہ ۲۔ چوہدری عبدالقدوس پسر۔ ۳۔ چوہدری عبدالصمد پسر۔ ۴۔ رضیہ بیگم دختر۔ ۵۔ عطیہ بیگم دختر۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم نور محمد صاحب شاعر ولد مکرم فیوں خان صاحب وصیت نمبر ۹۰۴۳ سابق سکونت چھنیاں نزد ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔

۲۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب وصیت نمبر ۱۱۷۸۵ سابق پتہ قادر آباد ضلع سیالکوٹ ان کے بارہ میں اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے نئے پتہ سے دفتر ھذا کو مطلع کریں۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا سکوٹر کے ساتھ پچھلے دنوں ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا دایاں کندھا نکل گیا اور ٹانگ کو بھی سخت چوٹیں آئی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی عطا فرما کر آئندہ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

یاد رفتگان

ماہ رمضان کے مبارک آخری عشرہ کی آمد پر مرحوم والدین کی یاد تازہ ہوئی جبکہ دونوں کی وفات اسی مبارک عشرہ میں ہوئی۔ والد صاحب محترم چوہدری (بھائی) محمد حسین باجوہ مرحوم کھتو والی چک ۳۱۲ ج.ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے تھے ان کی ۶۴ سالہ مثالی زندگی کا مشاہدہ یوں ہے کہ وہ دین العجائز پر کاربند تھے۔ خوش حال زندگی پائی۔ مگر طبیعت کے نہایت نیک اور سادہ مزاج تھے۔ ہر ایک کے کام آنے والے تھے۔ خاص کر غریب پرور تھے۔ کہ آج بھی لوگ دعا دیتے ہیں ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں حاضر ہوئے۔ قادیان سے ایک لگاؤ تھا۔ مرکزی نمائندگان کی ضیافت اپنے ذمہ لیتے اور حق خدمت ادا کرنے پر ایک بشاشت محسوس کرتے ۱۹۶۲ء کے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں وفات پائی۔ محترم سید احمد علی صاحب نے پہلے لائل پور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ ربوہ میں جناب امیر المعتکفین مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اسی طرح ٹھیک دس سال بعد والدہ محترمہ رسول بی بی مرحومہ ۱۹۷۲ء میں رمضان شریف کے آخری عشرہ مبارکہ میں فوت ہوئیں۔ اور امیر المعتکفین جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی زندگی بھی مثالی تھی۔ غریب پرور تھیں اور احمدیت کی فدائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم دونوں مرحومین کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔

(احمد حسین باجوہ بھائی ڈیرہ باب الابواب ربوہ)

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہو کر ایسا خاموش ہو جاتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ مر گیا ہے۔ مگر یہ تمام تبدیلیاں وہ اپنے قانون کے اندر اپنے تقدس کے موافق کرتا ہے۔ اور چونکہ کوئی شخص اس کے قانون کی حد بست نہیں کر سکتا اس لئے جلدی سے بغیر کسی قطعی دلیل کے جو روشن اور بدیہی ہو یہ اعتراض کرنا کہ فلاں امر قانون قدرت کے مخالف ہے محض حماقت ہے۔ کیونکہ جس چیز کی ابھی حد بست نہیں ہوئی اور نہ اس پر کوئی قطعی دلیل قائم ہے اس کی نسبت کون رائے زنی کر سکتا ہے"۔ (چشمہ معرفت ص ۹۶-۹۷)

قرارداد تعزیت

آج مورخہ ۲۶/۶/۱۹۸۴ء بروز جمعرات مکرم خان محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان (شہر) کی زیر صدارت مقامی جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں درجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

"روزنامہ الفضل کے ذریعہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات کا علم ہوا دل کو سخت صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں آپ پر) کے جلیل القدر ساتھی اور رفیق کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، متقی، شریف النفس، باحیا، خوش اخلاق اور ملنسار خاتون تھیں۔

ہم تمام افراد جماعت اس قرارداد کے ذریعہ ان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ۔ ڈیرہ غازیخان شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۵۵۸

میں فرزانہ اکمل زوجہ محمد اکمل محمود صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی -/۱۶۰۰ روپے
۳۔ زیورات نقرہ وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۴۰۰ روپے
کل جائیداد -/۲۱۴۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ — العبد —

محمد عمر قمر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم
مکان اے ۱۴ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر
گواہ شد نمبر ۱ عبدالغفور وصیت ۱۶۱۳۲
گواہ شد نمبر ۲ جمال الدین وصیت ۱۴۴۴۴

مسل ۲۵۵۶۰

میں رفیقہ طاہرہ بنت چوہدری عبدالخالق صاحب قوم آرائیں پیشہ تدریس عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۹ تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار روپے
اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت معلمہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

رفیقہ طاہرہ بنت چوہدری عبدالخالق صاحب
مکان ۷/۶ فضل سٹریٹ بازار لوہاراں جھنگ صدر
کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد -/۸۰۰۰ روپے
۲۔ مکان نمبر ۶/۸ دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی -/۱۲۵۰۰۰ روپے
۳۔ مکان نمبر ۱۴/۸ اور تین دوکانیں مالیتی -/۱۷۵۰۰۰ روپے کا ۱/۵ حصہ ترکہ از والد صاحب مرحوم اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کرایہ جائیداد وملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ — العبد —

محمد عمر قمر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم
مکان اے ۱۴ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر
گواہ شد نمبر ۱ عبدالغفور وصیت ۱۶۱۳۲
گواہ شد نمبر ۲ جمال الدین وصیت ۱۴۴۴۴

مسل ۲۵۵۵۹

میں محمد عمر قمر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج

گواہ شد نمبر ۱ عبدالغفور وصیت ۱۶۱۳۲
گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحکیم ولد چوہدری عبدالخالق جھنگ صدر

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم رشید صاحب لائل پوری ولد چوہدری عبداللہ خان صاحب درویش مرحوم مورخہ ۲۲/۶/۸۴ بروز جمعۃ المبارک مختصر علالت کے بعد اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۳/۶/۸۴ بعد نماز فجر بیت المبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد شفیع صاحب اشرف ناظر امور عامہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت نیز خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ وناصر ہو۔

(ظفر اللہ رشید وکالت تبشیر ربوہ)

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحب اہلیہ خواجہ محمد عبداللہ صاحب بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۸۴ء وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی، مرحومہ کا جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا۔ گولبازار میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خواجہ محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد احمد۔ جڑانوالہ)

— (بقیہ اخبار احمدیہ) —

کا شدید احساس ہو جاتا ہے جس سے فوراً لیٹنا پڑتا ہے۔ ماہر ڈاکٹر علاج تجویز کر رہے ہیں احباب سے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس مخلص خادمہ دین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور جلد صحت یاب فرمائے

نیز ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ کی والدہ محترمہ کمزور بصارت اور پتہ کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں ان کے لیے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ے خاکسار کے لڑکے عزیزم اکرم اللہ زیروی صاحب نیو جرسی امریکہ احباب سے اپنی ملازمت اور بچوں کی تعلیم میں کامیابی کے لیئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز میرے لڑکے عزیز بشارت الرحمٰن زیروی ٹیچر گورنمنٹ بائیز سکول گیمبیا اینڈ کس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

((صوفی) خدا بخش عبد زیروی حال معتکف البیت المبارک۔ ربوہ)

— درخواست دعا —

میری ہمشیرہ طاہرہ بیگم صاحبہ اور میری بچی عزیزہ قدرت اختر گزشتہ ہفتہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں صحت عطا فرمائے۔

(نصرت اختر دارالنصر ربوہ)

ے خاکسار کے والد مکرم مولوی مبارک احمد صاحب طور کے ٹانگ میں چند دنوں سے شدید درد ہے بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (مشہود احمد طور مربی سلسلہ)

ے خاکسار عرصہ دو سال سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے گردن اور کندھوں پر بہت زیادہ اثر ہے۔

(محمد اسلم ناصر ناصر آباد ربوہ)

ے میری اہلیہ بشریٰ فردوس بھٹی صاحبہ چند روز سے شدید اعصابی درد اور بوجہ تبخیر معدہ بیمار ہے۔

(نعمت اللہ بھٹی کارکن فضل عمر ہسپتال)

احباب کرام ان سب کے لیئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کے موقعہ پر الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ ہفتہ کے روز مورخہ ۳۰ جون کو عید ہونے کی صورت میں ہفتہ اور اتوار کو اور اتوار یکم جولائی کو عید ہونے کی صورت میں اتوار اور سوموار کو تعطیل ہوگی اور تعطیل والے دنوں میں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (منیجر)

ولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام نصیر احمد رکھا ہے۔ نومولود عزیزم ملک انس احمد ناصر کا بیٹا اور مکرم آغا رشید احمد صاحب آف کوئٹہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب دین و قسمت اور عمر اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین!

(ملک عبداللطیف سنگھ۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جولائی
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون نمبر ۵۵۸

داخلہ شروع ہے!
الیکٹرانکس اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ بجے سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

لذیذ چرغہ ہاؤس کی طرف سے عید مبارک کے موقعہ پر
آپ کی خدمت میں ایک اور اضافی سہولت۔
پرسکون۔ پرفضاء اور باپردہ خوبصورت لان میں
بیٹھنے کا انتظام
سابقہ روایات کے ساتھ لذیذ چرغہ۔ پولکا آئس کریم اور یخ بستہ بوتلیں آپ کی خدمت کیلئے پیش ہیں
لذیذ چرغہ ہاؤس فضل الٰہی مارکیٹ کالج روڈ۔ ربوہ

کھلے شیمپو ہر قسم کے ہمارے پاس دستیاب ہیں:۔
— سٹاکسٹ —
آرسیکو ٹریڈرز
گول صابن والا فیصل آباد فون ۲۸۲۱۵

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اہلِ ربوہ کی خدمت میں
عید مبارک
مرکزِ سلسلہ میں ٹینٹ سروس کے میدان میں ہم نے خدمت کا جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے ہم دلی طور پر اہلِ ربوہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری حقیر خدمات کو بھرپور طور پر سراہا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
ہم ہیں آپ کے خادم
شاہ جی ٹینٹ سروس۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ